باب ادّخار لحوم الاضاحی ـــــ متعارض روایات کا تقابلی مطالعہ

عتیق امجد *

ڈاکٹر زاہدہ شبنم **

Islam is a complete code of life. It has discussed the permission and prohibition of eatables. There are many chapters discussed in the books of Ahadithes by the name (kitab ul atamah wal ashribah).Meat of sacrifice is also included among them. When and for how long meat can be used or how many parts of sacrifice meat are possible. In this regard many different allusions are presented in the treasure house of Ahadith. Some of them argue are that meat of sacrifice cannot be eaten for more than three days and cannot be preserved. In the following lines comparative study of these allusions has been done. Afterwards, a thorough analysis of sayings and arguments of companions of the Holy Prophet (SAW) is made.

قربانی کا گوشت کب تک کھایا اور کتنے دن تک استعمال کیا جاسکتا ہے؟ یا پھر قربانی کے گوشت کے حصص کیئے جائیں اور کتنے کیے جائیں ؟اس مسئلہ میں ذخیرہ احادیث میں متعارض احادیث موجود ہیں جن میں سے بعض روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھایا جا سکتا لیکن بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھایا جاسکتا ہے اور ذخیرہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ ذیل میں ان روایات کا تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے۔ اور بعد ازاں صحابہ کرام ؓ اور فقہاء کرام کے استدلالات اور اقوال و آثار کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ دونوں قسم کی روایات مندرجہ ذیل ہیں۔

☆- وہ روایات جن میں تین دن سے زیادہ گوشت کھانے کی ممانعت ہے:

جو اہل علم قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ ذخیرہ کرنے اور کھانے سے منع کرتے ہیں ان کا استدلال درج ذیل روایات پر ہے۔

((حدثنی محمد بن عبدالرحیم ؛اخبرنا یعقوب بن ابراھیم بن سعد عن ابن أُخی ابن شھاب،عن عمہ ابن شھاب ،عن سالم عن عبداﷲ بن عمرؓ ؛قال رسول اﷲ ﷺکلو امن الاضاحیّ ثلاثا ،وکان عبداﷲ یاکل بالزیت حین ینفر من منی من أجل لحوم الھدی))[1]

(ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے خبر دی، انہیں

*صدر شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج جڑانوالہ۔

** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور۔

ابن شہاب کے بھتیجے نے، انہیں ان کے چچا ابن شہاب (محمد بن مسلم) نے، انہیں سالم نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ سے کوچ کرتے وقت روٹی زیتون کے تیل سے کھاتے کیونکہ وہ قربانی کے گوشت سے (تین دن کے بعد) پرہیز کرتے تھے۔)

• ((قال ابو عبید:ثم شهدته مع علی بن ابی طالب فصلی قبل الخطبة ثم خطب الناس فقال :ان رسول الله ﷺنهاكم أن تاكلو الحوم نسككم فوق ثلاث))۲

(ابو عبید نے بیان کیا کہ پھر میں عید کی نماز میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ آیا۔ انہوں نے بھی نماز خطبہ سے پہلے پڑھائی پھر لوگوں کو خطبہ دیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت کی ہے اور معمر نے زہری سے اور ان سے ابو عبیدہ نے اسی طرح بیان کیا۔)

• ((وقال ابو اسحاق ابراهيم بن عبدالرحمٰن بن ابراهيم القزوينى ثناابوبكر محمد بن الفضل ثنا عبدالله بن ابى زياد القطوانى ثنا يعقوب بن ابراهيم بن سعد حدثنا ابى عن ابن اسحاق حدثنا عبدالله بن ابراهيم مولٰى آل الزبير عن امه وجدته ام عطاء قالت والله لكأنما انظر إلى الزبير على بغلة له بيضاء ثم قال ان رسول الله ﷺقد نهى المسلمين أن ياكلوا من لحوم نسكهم فوق ثلاث فلا تأكليه فقلت مااصنع بما اهدى الينا؟قال مااهدى اليكم فشأنكم۔))۳

(ابو اسحاق ابراہیم بن عبد الرحمن قزوینی، ابو بکر محمد بن الفضل، عبد اللہ بن ابو زیاد قطوانی، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابراہیم بن سعد، ابن اسحاق، عبد اللہ بن ابراہیم مولی آل الزبیر، وہ اپنی والدہ سے بیان کرتے ہیں ام عطاء کہتی ہیں کہ اللہ کی قسم! گویا کہ میں حضرت الزبیر ؓ کی سفید خچر سوار دیکھ رہی ہوں وہ فرمارہے تھے یقیناً رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو تین دن سے زیادہ قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے پس تو (تین دن سے زیادہ) نہ کھانا، میں نے کہا کہ جو گوشت میں تمہیں ھدیہ کے طور پر دیا گیا میں اس کا کیا کروں ؟ انہوں نے کہا جو تمہیں ہدیہ کے طور پر دیا گیا ہے وہ تمہارے لیے ہے۔)

مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا جاتا ہے کہ قربانی کے جانوروں کا گوشت تین یوم بعد نہ کھایا جاسکتا ہے اور نہ ہی ذخیرہ کیا جاسکتا ہے

☆- وہ روایات جن میں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھایا جاسکتا ہے

• ((حدثنی یحیٰی عن مالک عن ابی الزبیر المکی عن جابر بن عبداﷲؓ :ان رسول اﷲ ﷺ نهی عن اکل لحوم الضحایابعد ثلاثۃ ایام ثم قال بعد ''کلوا وتصدقواوتزودوا،وادّخروا))۴؎

(مجھے یحیٰی نے مالک سے، انہوں نے ابوالزبیر المکی سے اور انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے بیان کیا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے قربانیوں کے گوشت تین دن بعد کھانے سے منع فرمایا پھر آپ ﷺ نے (اس حکم کے)بعد یہ ارشاد فرمایا تم (قربانیوں کے گوشت) کھاؤ، صدقہ کرو، زادہ راہ بناؤ اور ذخیرہ کرو۔

• ((وحدثنی عن مالک عن عبداﷲ بن ابی بکر ۳ــہ ،عن عبداﷲ بن واقد ۴ــہ،انہ قال :نهی رسول اﷲ ﷺ عن اکل لحوم الضاحایابعد ثلاث ایام،قال عبداﷲ بن ابی بکر:فذکرت ذلک لعمرة بنت عبدالرحمٰن ۵ــہ،فقالت سمعت عائشۃ ۔ تقول دف ناس من اهل البادیۃ حضرة الاضحی فی زمان رسول اﷲﷺ،فقال رسول اﷲﷺ''ادخروا لثلاث وتصدقوا بما بقی''قالت:فلماکان بعد ذلک قیل لرسول اﷲ ﷺلقد کان الناس ینتفعون بضحایاهم، ویحملون ۶ــہ منها الودک ویتخذون منها الاسقیۃ ،فقال رسول اﷲﷺ''وماذلک ،اوکماقال ،قالوا:نهیت عن لحوم الضحایا بعد ثلاث،فقال رسول اﷲﷺ :انمانهیتکم من اجل الدافۃ التی دفت علیکم، فعکوا اوتصدقواوادخروا ۷ــہ یعنی بالدافۃ قوما مساکین قدمواالمدینۃ))۵؎

(مجھے مالک نے، عبداللہ بن ابو بکر سے، انہوں نے عبداللہ بن واقد سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانیوں کے گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا ہے۔ عبداللہ بن ابو بکر کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت عمرۃ بنت عبدالرحمٰن سے کیا تو انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن واقد نے سچ کہا ہے میں نے حضرت عائشہ ؓ زوج النبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپؓ فرما رہی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کچھ دیہاتی مساکین عید الاضحی کے دن مدینہ طیبہ آئے تو رسول

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "تین دن کے لئے گوشت ذخیرہ کرلو اور باقی صدقہ کردو" حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ لوگ اپنی قربانیوں سے نفع حاصل کرتے ہیں ان کی چربی پگھلاتے ہیں اور ان سے مشکیں بناتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا پھر کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا، آپ ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمادیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "میں نے تمہیں قربانیوں کا گوشت تین دن بعد کھانے ان مسکین لوگوں کی وجہ سے منع فرمایا تھا جو تمہارے پاس مدینہ طیبہ آئے تھے، کھاؤ، صدقہ کرو اور ذخیرہ کرلیا کرو۔"

• ((وحدثنی عن مالک ،عن ربیعۃ بن ابی عبدالرحمٰن ۸؎عن ابی سعید الخدری ۹؎:انہ قدم من سفر فقدم إلیہ اھلہ لحما ،فقال :ان انظروا ان یکون ھذا من لحوم الاضحی ،فقالوا:ھو منھا ،فقال ابوسعیدؓ:الم یکن رسول اللہ ﷺ نھی عنھا ؟فقالوا ، انہ قد کان من رسول اللہ ﷺ بعدک امر ،فخرج ابوسعید ؓفسائل عن ذلک ،فاخبر :ان رسول اللہ قال ،نھیتکم عن لحوم الاضحی بعد ثلاث،فعکوا وتصدقواوادخروا،ونھیتکم عن الانتباذ،فانتبذوا وکل مکر حرام ،ونھیتکم عن زیارۃ القبور،فزوروھا،ولاتقولواھجرایعنی لاتقولواسوءاً))۱۰؎

(مجھے مالک نے ربیعۃ بن ابوعبدالرحمن سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خذریؓ سے بیان کیا کہ وہ (حضرت ابوسعید خدریؓ) ایک سفر سے جب اپنے گھر واپس تشریف لائے۔ تو آپؓ کی اھلیہ نے آپؓ کو گوشت پیش کیا تو آپؓ نے فرمایا "دیکھنا! یہ گوشت کہیں قربانی کا نہ ہو" تو انہوں نے کہا کہ یہ گوشت قربانی کے جانور کا ہی ہے تو حضرت ابوسعید خذری ؓ نے فرمایا "کیا قربانیوں کا گوشت رسول اللہ ﷺ نے (تین دن بعد) کھانے سے منع نہیں فرمایا" تو انہوں نے جواب میں کہا کہ آپؓ (کے سفر پر جانے) کے بعد رسول اللہ ﷺ نے (ایک نیا) حکم (یعنی تین دن بعد کھانے کی اجازت) فرمادیا تھا اس پر حضرت ابوسعید خدریؓ گھر سے باہر تشریف لے گئے اور اس کے حکم کے بارے میں (لوگوں سے) پوچھا تو آپؓ کو بتایا گیا کہ یقینا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں نے تمہیں قربانیوں کے جانوروں کا گوشت تین دن بعد کھانے سے منع فرمایا تھا پس اب تم کھاؤ، صدقہ کرو اور ذخیرہ کرو، میں نے تمہیں نبیذ بنانے سے منع فرمایا تھا اب نبیذ بنایا کرو (لیکن ہر نشہ آور چیز حرام ہے، میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تھا، اب قبروں کی زیارت کیا کرو اور بری گفتگو نہ کیا کرو۔)

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلے قربانی کے جانوروں کا گوشت تین دن تک کھانا اور ذخیرہ کرنا جائز تھا تین دن کے بعد کھانا اور ذخیرہ کرنا ممنوع تھا جبکہ بعد ازیں تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے اور ذخیرہ کرنے کی اجازت دے دی گئی اس طرح ان احادیث کا ابتدائی حصہ (جس میں تین دن سے زائد قربانیوں کا گوشت کھانا اور ذخیرہ کرنا ممنوع ہے) منسوخ ہے اور آخری حصہ (جس میں تین دن سے زائد ذخیرہ کرنے اور کھانے کی اجازت ہے) اس کا ناسخ ہے اس پر جمہور اہل علم جن میں جمہور صحابہ کرامؓ، تابعین عظام اور ائمہ اربعہ متفق ہیں کہ قربانی کے جانوروں کے گوشت تین دن سے زائد کھانے اور ذخیرہ کرنے سے ممنوع حکم منسوخ ہے جبکہ تین دن سے زائد گوشت ذخیرہ کرنے اور کھانے کی اباحت اس کا ناسخ ہے

مندرجہ بالا روایات کے تعارض کے پیش نظر اہل علم کی درج ذیل دو آراء ہیں :

☆- بعض اہل علم (جن میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن واقد ؓ، حضرت علیؓ اور بعض اہل ظاہر کا نام بیان کیا جاتا ہے) کے نزدیک قربانیوں کا گوشت تین دن سے زائد کھانا اور ذخیرہ کرنا درست نہیں ہے۔ اسی لیے بعض اہل علم دونوں قسم کی روایات میں جمع و تطبیق کی کوشش کرتے ہیں ان اہل علم میں امام قرطبی بھی شامل ہیں، آپ فرماتے ہیں:

"ان النهى عن الادخاركان لعلة وهى فاقة الناس والحاق الجهد والضرر بهم، ومن اجل الدافة التى دفت الى المدينه فلما زالت العلت زال الحكم ، ورخص النبى ﷺ فى الادخار ولكن لوعادت العلة عاد الحكم فيكون مدار الحكم على العلة" ے

امام قرطبی نے مندرجہ بالا علت کی بنا پر تین ایام کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے اور ذخیرہ کرنے سے ممانعت کا حکم بیان کیا ہے اور علت زائل ہونے پر بھی ختم ہونے کا کہا وہ تو درست ہے لیکن منسوخ بھی ایک مدت کے لیے کسی علت کی بنا پر ہی ہوتا ہے اس لیے یہ کیسے ثابت ہو گیا کہ یہاں روایات جمع و تطبیق ہو گی نسخ نہیں ہو گا۔

اسی طرح بعض اہل علم حضرت عائشہؓ کے الفاظ " لا تاكلوا ثلاثة ايام وليست بضريمة ولكن ارادان نطعم منه " سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا تین دن سے زیادہ قربانیوں کا گوشت کھانے کی ممانعت حرام ہونے پر دلالت نہیں کرتی بلکہ یہ کراہت تنزیہی تھی

لیکن یہ استدلال بھی درست نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے اس حکم کو متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیاہے اور انہوں نے تین دن کے بعد گوشت کھانے کو حرام ہی قرار دیاہے اسی بناپر تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابوسعید خدریؓ نے تین دن بعد گوشت کھانے س انکار کیاچنانچہ امام ابن حزم فرماتے ہیں۔

"لا حجة فيه لان قوله " ليست بعزيمة" ليس من كلام رسول الله ﷺ وانماظن بعض رواةالحبر " ۸

☆- اس مسئلہ میں جمہور اہل علم کا موقف یہ ہے کہ مندرجہ بالا احادیث ناسخ ومنسوخ کے زمرے میں آتی ہیں ان اہل علم میں جمہور صحابہ کرامؓ، تابعین، ائمہ اربعہ، ائمہ صحاح ستہ اور ناسخ ومنسوخ روایات پر مشتمل کتب کے مصنفین امام حازمی، امام ابن جوزی، ابن شاہین اور الجعبری وغیرہ شامل ہیں نیز امام طحاوی، ابن حزم، نووی، ابن عبد البر اور امام ابن حجر عسقلانی وغیرہ نے بھی اس مسئلہ کو باب نسخ میں شامل کیاہے ان اہل علم نے حضرت بریدہؓ، حضرت جابرؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، وغیرہ کی روایات کو بطور دلیل پیش کیاہے اور یہ روایات اس مسئلہ میں صریح ہیں کیونکہ قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے اور ذخیرہ کرنے کی ممانعت کی حکمت ثابت ہوچکی ہے اور وہ لوگوں کی ضرورت تھی پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے منسوخ ہونے کا مطلق حکم دے دیا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی صحیح ومرفوع روایات بالکل واضح وصریح ہیں جن میں آپ ﷺ نے قربانیوں کے جانوروں کے گوشت تین دن بعد کھانے کی نہ صرف اجازت دی ہے بلکہ ذخیرہ کرنے کی بھی عام اجازت دی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قربانیوں کا گوشت کھاتے بھی تھے اور ذخیرہ بھی کرتے تھے۔ جامع صحیح بخاری میں ہے۔

• ((حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال عمرو أخبرني عطاء سمع جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال كنا نتزود لحوم الأضاحي على عهد النبي صلى الله عليه وسلم إلى المدينة وقال غير مرة لحوم الهدي)) ۹

(علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، عطاء، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں قربانی کا گوشت مدینہ پہنچنے تک کے لئے جمع کرلیتے تھے اور متعدد بار (لحوم الاضاحی) کی جگہ پر (لحوم الہدی) بیان کیاہے۔)

((حدثنا إسماعيل قال حدثني سليمان عن يحيى بن سعيد عن القاسم أن ابن خباب أخبره أنه سمع أبا سعيد يحدث أنه كان غائبا فقدم فقدم إليه لحم قالوا هذا من لحم ضحايانا فقال أخروه لا أذوقه قال ثم قمت فخرجت حتى آتي أخي أبا قتادة وكان أخاه لأمه وكان بدريا فذكرت ذلك له فقال إنه قد حدث بعدك أمر))[10]

(اسماعیل، سلمان، یحیی بن سعید، قاسم ابن خباب، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ وہ غیر حاضر تھے جب وہ آئے تو ان کے پاس گوشت لایا گیا تو کہا گیا کہ ہماری قربانیوں کا گوشت ہے انہوں نے کہا کہ اس کو ہٹاو میں اس کو نہیں چکھوں گا، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں کھڑا ہوا پھر روانہ ہوا یہاں تک کہ اپنے بھائی ابو قتادہ کے پاس پہنچا اور وہ ماں کی طرف سے ان کے بھائی تھے اور بدری تھے میں نے ان سے یہ واقعہ بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ نئی بات تمہارے بعد پیدا ہو گئی ہے۔)

((حدثنا أبو عاصم عن يزيد بن أبي عبيد عن سلمة بن الأكوع قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من ضحى منكم فلا يصبحن بعد ثالثة وبقي في بيته منه شيئ فلما كان العام المقبل قالوا يا رسول الله نفعل كما فعلنا عام الماضي قال كلوا وأطعموا وادخروا فإن ذلك العام كان بالناس جهد فأردت أن تعينوا فيها))[11]

(ابو عاصم، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع کہتے ہیں کہ نبی نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص قربانی کرے وہ تیسرے دن کے بعد صبح نہ کرے اس حال میں کہ اس کے گھر میں اس میں سے کچھ ہو جب دوسرا سال آیا تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ ایسا ہی کریں جیسا کہ ہم نے گزشتہ سال کیا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور جمع کرو (چونکہ) اس سال لوگ بھوک (کی مشقت) میں مبتلا تھے اس لئے میں نے چاہا کہ تم لوگ ان حالات میں ان کی مدد کرو۔)

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے پہلے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

((فإن ذلك العام كان بالناس جهدًفاردت أن تعينوافيها))

اس پہلے حکم میں حکمت یہ کار فرما تھی کہ لوگ تنگی و مشقت کے دن گزار رہے تھے اور بہت سارے لوگ قربانی کی استطاعت نہیں رکھتے تھے چنانچہ ان کی مدد و تعاون کے لئے آپ ﷺ نے تین دن کے بعد قربانیوں کا گوشت ذخیرہ کرنے اور کھانے سے منع فرمایا تھا لیکن جب یہ حالات نہ رہے اور تنگی

ومشقت کی بجائے خوشحالی وفروانی ہوگئی تو آپ ﷺ نے ذخیرہ کرنے اور تین دن کے بعد کھانے کی اجازت فرمادی۔ چنانچہ اس کی وضاحت درج ذیل حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے۔

((حدثنا إسحق بن إبراهيم الحنظلي أخبرنا روح حدثنا مالک عن عبد الله بن أبي بكر عن عبد الله بن واقد قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أكل لحوم الضحايا بعد ثلاث قال عبد الله بن أبي بكر فذكرت ذلک لعمرة فقالت صدق سمعت عاشة رضى الله عنها تقول دف أهل أبيات من أهل البادية حضرة الأضحى زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادخروا ثلاثا ثم تصدقوا بما بقي فلما كان بعد ذلک قالوا يا رسول الله ﷺ ! إن الناس يتخذون الأسقية من ضحاياهم ويجملون منها الودک فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وما ذاک قالوا نهيت أن تؤكل لحوم الضحايا بعد ثلاث فقال إنما نهيتكم من أجل الدافة التي دفت فكلوا وادخروا وتصدقوا))[۱۲]

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دنوں کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرۃ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن واقد نے سچ کہا ہے۔ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں عیدالاضحی کے موقع پر کچھ دیہاتی لوگ آگئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانیوں کا گوشت تین دنوں کی مقدار میں رکھو پھر جو بچے اسے صدقہ کردو پھر اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم لوگ اپنی قربانیوں کی کھالوں سے مشکیزے بناتے ہیں اور ان میں چربی بھی پگھلاتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب کیا ہوگیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دنوں کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ان ضرورت مندوں کی وجہ سے جو اس وقت آگئے تھے تمہیں منع کیا تھالہذا اب کھاؤ، ذخیرہ کرو اور صدقہ کرو۔

(ایک حدیث مبارک میں تو صحابہ کرامؓ کی بابت ذکر ہے کہ انہوں نے اپنے اہل وعیال کا تذکرہ کرتے ہوئے قربانیوں کے گوشت کے ذخیرہ کرنے کی اجازت مانگی تو رسول اللہ نے پہلے حکم کو منسوخ کرتے

ہوئے تین دن کے بعد بھی قربانیوں کے گوشت کھانے اور ذخیرہ کرنے کی اجازت عطا کر دی چنانچہ حدیث مبارک کے الفاظ اس طرح ہیں۔

((حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا عبد الأعلى عن الجريري عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري ح و حدثنا محمد بن المثنى حدثنا عبد الأعلى حدثنا سعيد عن قتادة عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أهل المدينة !لا تأكلوا لحم الأضاحي فوق ثلاث و قال ابن المثنى ثلاثة أيام فشكوا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن لهم عيالا وحشما ١٣ــہ وخدما فقال كلوا وأطعموا واحبسوا أو ادخروا قال ابن المثنى شک عبد الأعلى))۱۴؎

(ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الاعلی، جریری، ابو نضرہ، ابو سعید خدری، محمد بن مثنی، عبد الاعلی، سعید، قتادہ، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے مدینہ والو! تم قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاؤ اور ابن مثنی کی روایت میں (فوق ثلاث کی بجائے ثلاث ایام) تین دنوں کا ذکر ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی کہ ان کے عیال اور نوکر چاکر ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کھاؤ بھی اور کھلاؤ بھی اور جمع بھی کر لو یا رکھ چھوڑو ابن مثنی کہتے ہیں کہ ان لفظوں میں عبد الاعلی کو شک ہے۔)

ام المومنین سیدہ عائشہؓ خود اپنی قربانی کے گوشت کو نمک لگا کر ذخیرہ کرتی تھیں چنانچہ حدیث مبارک کے الفاظ ہیں:

((حدثنا إسماعيل بن عبد الله قال حدثني أخي عن سليمان عن يحيى بن سعيد عن عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة رضي الله عنها قالت الضحية كنا نملح منه فنقدم به إلى النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة فقال لا تأكلوا إلا ثلاثة أيام وليست بعزيمة ولكن أراد أن نطعم منه والله أعلم))۱۵؎

(اسماعیل بن عبد اللہ، برادر اسمعیل، سلمان، یحیی بن سعید، عمرہ بنت عبد الرحمن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ہم لوگ قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر رکھ لیتے تھے پھر اس میں سے کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لاتے تھے آپ فرماتے کہ تین دن ہی کھایا کرو لیکن یہ تاکیدی حکم نہ تھا بلکہ آپ کا مقصد یہ تھا کہ ہم اس میں سے لوگوں کو کھلائیں اور اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے۔)

صحیح مسلم کی درج ذیل روایت بھی بڑی واضح وصریح ہے۔

((حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ومحمد بن المثنى قالا حدثنا محمد بن فضيل قال أبو بكر عن أبي سنان و قال ابن المثنى عن ضرار بن مرة عن محارب عن ابن بريدة عن أبيه ح و حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير حدثنا محمد بن فضيل حدثنا ضرار بن مرة أبو سنان عن محارب بن دثار عن عبد الله بن بريدةعن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها ونهيتكم عن لحوم الأضاحي فوق ثلاث فأمسكوا ما بدا لكم ونهيتكم عن النبيذ إلا في سقاء فاشربوا في الأسقية كلها ولا تشربوا مسكرا))۱۶؎

(ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنی، محمد بن فضیل، ابو بکر، ابو سنان، ابن مثنی، ضرار بن مرہ، محارب، ابن بریدہ، حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا تو اب تم قبروں کی زیارت کر لیا کرو اور میں نے تمہیں تین دنوں سے زیادہ قربانیوں کا گوشت کھانے سے روکا تھا اب تم گوشت روکے رکھو جب تک تم چاہو اور میں نے تمہیں سوائے مشکیزے کے تمام برتنوں میں نبیذ کے استعمال سے روکا تھا تو اب تم تمام برتنوں میں پی لیا کرو اور نشے والی چیزیں نہ پیا کرو۔)

سنن ابوداؤد کی درج ذیل روایت بھی واضح ہے۔

((حدثنا مسدد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا خالد الحذاء عن أبي المليح عن نبيشة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنا كنا نهيناكم عن لحومها أن تأكلوها فوق ثلاث لكي تسعكم فقد جا ءالله بالسعة فكلوا وادخروا واتجروا ألا وإن هذه الأيام أيام أكل وشرب وذكر الله عز وجل))۱۷؎

(مسدد، یزید بن زریع، خالد، ابو ملیح، حضرت نبیشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو تین دن سے زائد قربانی کا گوشت رکھنے سے منع فرمایا تھا تاکہ وہ گوشت سب تک پہنچ جائے۔ اب اللہ تعالیٰ نے گنجائش دی ہے تو کھاؤ اور ذخیرہ بھی کرو اور صدقہ کر کے ثواب بھی کماؤ اور یاد رکھو کہ یہ دن کھانے پینے اور یاد الٰہی کے ہیں۔ (یعنی ان دنوں میں روزہ رکھنا درست نہیں ہے)

جامع ترمذی کی ایک روایت میں تو ام المومنین حضرت عائشہ ؓ عید الاضحی کے دس دنوں بعد بھی

(قربانیوں کے گوشت جو کہ ذخیرہ کرکے رکھے تھے) کے کھانے کا تذکرہ فرماتی ہیں چنانچہ حدیث مبارک کے الفاظ ہیں:

((حدثنا قتيبة حدثنا أبو الأحوص عن أبي إسحق عن عابس بن ربيعة قال قلت لأم المؤمنين أكان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن لحوم الأضاحي قالت لا ولكن قل من كان يضحي من الناس فأحب أن يطعم من لم يكن يضحي ولقد كنا نرفع الكراع فنأكله بعد عشرة أيام))۱۸

(قتیبہ، ابوالاحوص، ابواسحاق، حضرت عابس بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرماتے تھے۔ انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ اس وقت بہت کم لوگ قربانی کیا کرتے تھے اس لیے آپ نے چاہا کہ قربانی کرنے والے لوگ قربانی نہ کرنے والوں کو بھی کھلائیں۔ ہم لوگ تو ایک ران رکھ دیا کرتے تھے اور اسے دس دن بعد کھایا کرتے تھے۔ یہ حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔ انہوں نے وضاحت کی ہے کہ ام المؤمنین سے مراد حضرت عائشہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ یہ حدیث ان سے کئی سندوں سے منقول ہے۔)

جبکہ سنن نسائی کی روایت میں تو عید الاضحی کے پندرہ دن بعد بھی قربانیوں کا ذخیرہ کردہ گوشت کھانے کا تذکرہ موجود ہے چنانچہ حدیث میں ہے۔

((أخبرنا يعقوب بن إبراهيم عن عبد الرحمٰن عن سفيان، عن عبد الرحمن بن عابس، عن ابيہ قال: دخلت على عائشۃ فقلت : اكان رسول اللہ ﷺ ينهى عن لحوم الضاحى بعد ثلاث؟ قالت: نعم، اصاب الناس شدة فاحب رسول اللہ ﷺ ان يطعم الغنى الفقير، ثم (قالت): لقد رايت آل محمد ﷺ ياكلون الكراع بعد خمس عشرة، قلت: مم ذاک؟ فضحكت فقالت: ما شبع آل محمد ﷺ من خبز مادوم ثلاثہ ايام حتى لحق باللہ عز و جل))۱۹

شرح معانی الآثار میں عید الاضحی سے بیس دنوں بعد بھی قربانی کا گوشت کھانے کا ذکر موجود ہے حدیث کے الفاظ ہیں۔

((عن مسروق عن عائشہ رضى اللہ عنہا قالت ان كنا لنأ كلہ بعد عشرين تعنى لحوم الاضاحى))۲۰

یہاں تک کہ ایک روایت میں تو عید الاضحی کے ایک ماہ بعد بھی قربانیوں کے ذخیرہ کردہ گوشت کھانے کا تذکرہ ملتا ہے حدیث ملاحظہ فرمائیے۔

((عن عبدالرحمن بن عابس عن ابیہ قال: سالت عائشۃ رضی اللہ عنہا عن لحوم الاضاحی قالت: کنا نخبع الکراع لرسول اللہﷺ شھرا ثم یاکلہ))۲۱

مندرجہ بالا احادیث اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ تین دن سے زیادہ قربانیوں کو گوشت کھانے کی ممانعت کرنے کا حکم منسوخ ہے اور تین دن سے قربانیوں کا گوشت کھانے اور ذخیرہ کرنے کی اجازت اس حکم کا ناسخ ہے۔

اب ہم ان دلائل کا جائزہ لیتے ہیں جن میں قربانی کے گوشت کو تین ایام کے بعد کھانے اور ذخیرہ کرنے کی ممانعت ہیں:

ممانعت کی پہلی حدیث حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کی بیان کردہ روایت "قال رسول االله ﷺ کلوا من الاضاحی ثلاثا" منسوخ ہے اسکے منسوخ ہونے کی متعدد وجوہ ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

متعدد روایات اس کے خلاف موجود ہیں جن کا تذکرہ پچھلے صفحات میں کیا جا چکا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی وہ احادیث (جن میں پہلے اس حکم کی علت رسول اللہ ﷺ نے خود بیان کی ہے اور پھر صراحت کے ساتھ آپ ﷺ کے الفاظ "انما نھیتکم من اجل الدافۃ التی دفت علیکم فکلوا وتصدقواوادخروا" موجود ہیں) اس روایت کے حکم کو منسوخ کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں دس، پندرہ ایام اور ایک ماہ بعد قربانی کا ذخیرہ کردہ گوشت کھانا اس بات پر قطعی دلالت کرتا ہے کہ آپ ﷺ کا مندرجہ بالا فرمان منسوخ ہے۔

صحابہ کرام ؓ کا قربانیوں کے گوشت کو ذخیرہ کرنا اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا مندرجہ بالا فرمان منسوخ ہے۔

جہاں تک حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے اپنے عمل "وکان عبداالله یاکل بالزیت حین ینفر من منی من اجل لحوم الهدی" کا تعلق ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ

غالباً حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کو ناسخ احادیث نہیں پہنچی تھیں ۲۲

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپؓ کو احادیث نسخ معلوم ہوں لیکن آپؓ احتیاطا تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانا پسند نہ کرتے ہوں۔۲۳؎

امام ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں اس روایت کے تحت آپؓ کے عمل کے حوالے سے لکھتے ہیں ۔

"....... ویدل علیہ قولہ فی آخر الحدیث "من اجل لحوم الهدی " وکانہ ایضاً لم یبلغہ الا ذن بعد المنع وعلی روایۃ الکشمیهنی ینعکس الامر ویعیر المعنی : کان یاکل بالزیت الی ان ینفر ،فاذا نقراکل بغیر الزیت ، فیدخل فیہ لحم الاضحیۃ ۔واما تعبیره فی الحدیث بالهدی فیتحمل ان یکون ابن عمر کان یسوی بین لحم الهدی ولحم الاضحیۃ فی الحکم ۔ویحتمل ان یکون اطلق علی لحم الاضحیۃ لحم الهدی لمناسبۃ انہ کان بمنی " ۲۴؎

• جہاں تک ممانعت کی دوسری دلیل حضرت علی ؓ کا خطبہ حجۃ الواع میں نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد بیان کرنا ہے کہ :

((ان رسول االله ﷺ نهاکم ان تاکلوا لحوم نسککم فوق ثلاث))

(بے شک رسول اللہ ﷺ نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے)

حضرت علی ؓ کے اس خطبہ عید میں آپ ﷺ کے مندرجہ بالا ارشاد کو بیان کرنے کی توجیہات بیان کی جاتیں ہیں مثلاً امام شافعی فرماتے ہیں:

"لعل علیا لم یبلغ النسخ " ۲۵؎

یعنی کہ حضرت علی ؓ کو چونکہ اس حکم کے منسوخ ہونے کی احادیث نہیں پہنچی تھیں اس لئے انہوں نے خطبہ میں آپ ﷺ کا یہ ارشاد بیان کیا:

دوسرا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ حضرت علی ؓ کا یہ خطبہ ان دنوں ہوا تھا جب بلوائیوں نے حضرت عثمان ؓ کو محصور کیا ہوا تھا اور اس فتنہ کی بناء پر لوگ بھوک وقحط میں مبتلا ہو گئے تھے چنانچہ لوگوں کی ضرورتیں اور محتاجگی دیکھ کر حضرت علی ؓ نے آپ ﷺ کے اس فرمان کو لوگوں کو دوبارہ سنایا تھا کیونکہ حضرت علی ؓ بھی اس حکم کو منسوخ سمجھتے تھے لیکن اس حکم کو معلول بالعلۃ خیال کرتے تھے اور جب علت زائل ہو گئی تو حکم بھی زائل ہو گیا۲۶؎

خود حضرت علی ؓ نے ایک دوسری روایت میں قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ ذخیرہ کرنے کا رسول اللہ ﷺ اس طرح بیان کیا ہے:

(اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت علی ؓ کو بھی مندرجہ بالا فرمان نبوی ﷺ کا علم تھا اور آپؓ اس کو منسوخ سمجھتے تھے لیکن حالات کی تنگی و مشقت نے انہیں لوگوں کی ضروریات کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا تین دن سے زائد قربانیوں کے گوشت نہ کھانے اور نہ ذخیرہ کرنے کا ممنوع حکم دینے پر مجبور کیا تھا۔

حضرت علی ؓ کو اس حکم کے منسوخ ہونے کا علم تھا اور اس منسوخ حکم سے لوگوں کو مطلع کرنے کی بنا پر آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کا فرمان سنایا تھا، مولانا ظفر احمد عثمانی لکھتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے اس منسوخ حکم کو بطور حکایت نقل کیا ہے بطور مذہب نہیں یعنی انہیں بھی معلوم تھا کہ یہ حکم منسوخ ہے اس لیے اس منسوخ حکم کو لوگوں کو مطلع کرنے کے لیے بیان کیا تھا ۲۸؎ چنانچہ مسند احمد میں ہے:

((عن ام سلیمان قالت "دخلت علی عائشۃ فسالتها عن لحوم الاضاحی، فقالت کان النبی ﷺ نهی عنها ثم رخص فیها ،فقدم علی من السفر فاتته فاطمۃ رضی اللہ عنها بلحم من ضحایاها فقال:اولم ننه عنه ؟ قالت : انه قد رخص فیها))۲۹؎

یہی روایت شرح معانی الآثار میں ان الفاظ کے ساتھ مرقوم ہے۔

"عن یزید بن ابی یزیدالانصاری عن امراته انها سالت عائشۃ رضی اللہ عنها عن لحوم الاضاحی فقالت قدم علی بن ابی طالب من سفر فقد منااليه منه فقال لاآکل حتی اسال رسول االله ﷺ فساله فقال کلوا من ذی الحجه الی ذی الحجۃ" ۳۰؎

پس ثابت ہوا کہ حضرت علی ؓ کا خطبہ عید الاضحی یا تو محض منسوخ حکم کی اطلاع دینے کے لئے تھا یا اس وقت حضرت عثمان ؓ کے محاصرہ کی بنا پر لوگوں کی قحط و افلاس کی حالت کی بنا پر تھا نہ کہ اس لئے کہ حضرت علیؓ اس حکم کو منسوخ نہ سمجھنے کی بنا پر تھا امام طحاوی لکھتے ہیں:

"کان نهی عن لحوم الاضاحی فوق ثلاثۃ ایام لشدة کان الناس فیهما ثم ارتفعت تلک الشدة فاباح بهم ذلک ثم عاد ذلک فی وقت ما خطب علی رضی اللہ عنه الناس فامرهم بما کان رسول االله ﷺ امرهم فی مثل ذلک"۳۱؎

انہیں دلائل و براہین کی بنا پر جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین کرام، ائمہ اربعہ، محدثین اور فقہاء

کی اکثریت کا اس پر اتفاق ہے کہ قربانیوں کے گوشت تین دن سے زائد ذخیرہ کرنے اور کھانے کا حکم منسوخ اور تین ایام سے زائد کھانے اور ذخیرہ کرنے کا حکم اس کا ناسخ ہے یہی وجہ ہے کہ تمام کتب احادیث میں تین دن سے زائد گوشت ذخیرہ کرنے کے باب قائم ہیں۔

صحیح مسلم میں تو امام نووی نے "باب بیان ما کان من الحضی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث)کے تحت روایت نقل کی ہے:((عن مخارق بن سلیم عن علی قال قال رسول االله ﷺ انی کنت نہیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلاث ، فادخروا ما بداکم))۲۷

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ کو بھی مندرجہ بالا فرمان نبوی ﷺ کا علم تھا اور آپؓ اس کو منسوخ سمجھتے تھے لیکن حالات کی تنگی ومشقت نے انہیں لوگوں کی ضروریات کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا تین دن سے زائد قربانیوں کے گوشت نہ کھانے اور نہ ذخیرہ کرنے کا ممنوع حکم دینے پر مجبور کیا تھا

حضرت علیؓ کو اس حکم کے منسوخ ہونے کا علم تھا اور اس منسوخ حکم سے لوگوں کو مطلع کرنے کی بنا پر آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کا فرمان سنایا تھا مولانا ظفر احمد عثمانی لکھتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے اس منسوخ حکم کو بطور حکایت نقل کیا ہے بطور مذہب نہیں یعنی انہیں بھی معلوم تھا کہ یہ حکم منسوخ ہے اس لیے اس منسوخ حکم کو لوگوں کو مطلع کرنے کے لیے بیان کیا تھا۲۸ چنانچہ مسند احمد میں ہے:

((عن ام سلیمان قالت "دخلت علی عائشۃ فسالتها عن لحوم الاضاحی،فقالت کان النبی ﷺ نهی عنها ثم رخص فیها ،فقدم علی من السفر فاتتہ فاطمۃ رضی اللہ عنها بلحم من ضحایاها فقال: اولم ننہ عنہ؟ قالت : انہ قدر حض فیها)) ۲۹

یہی روایت شرح معانی الآثار میں ان الفاظ کے ساتھ مرقوم ہے۔

"عن یزید بن ابی یزید الانصاری عن امراتہ انهاسالت عائشۃ رضی اللہ عنها عن لحوم الاضاحی فقالت قدم علی بن ابی طالب من سفر فقد منا الیہ منہ فقال لا آکل حتی اسال رسول االله ﷺ فسالہ فقال کلوامن ذی الحجہ الی ذی الحجہ"۳۰

پس ثابت ہوا کہ حضرت علی ؓ کا خطبہ عید الاضحی یا تو محض منسوخ حکم کی اطلاع دینے کے لئے تھا یا اس وقت حضرت عثمان ؓ کے محاصرہ کی بنا پر لوگوں کی قحط و افلاس کی حالت کی بنا پر تھا نہ کہ اس لئے کہ حضرت علیؓ اس حکم کو منسوخ نہ سمجھنے کی بنا پر تھا، امام طحاوی لکھتے ہیں:

"کان نهی عن لحوم الاضاحی فوق ثلاثة ایام لشدة کان الناس فیهما ثم ارتفعت تلک الشدة فاباح نهم ذلک ثم عاد ذلک فی وقت ما خطب علی رضی الله عنه الناس فامرهم بما کان رسول االله ﷺ امرهم فی مثل ذلک" ۳۱

انہیں دلائل و براہین کی بنا پر جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین کرام، ائمہ اربعہ، محدثین اور فقہاء کی اکثریت کا اس پر اتفاق ہے کہ قربانیوں کے گوشت تین دن سے زائد ذخیرہ کرنے اور کھانے کا حکم منسوخ اور تین ایام سے زائد کھانے اور ذخیرہ کرنے کا حکم اس کا ناسخ ہے یہی وجہ ہے کہ تمام کتب احادیث میں تین دن سے زائد گوشت ذخیرہ کرنے کے باب قائم ہیں:

صحیح مسلم میں تو امام نووی نے "باب بیان ما کان من الحضی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث فی اول الاسلام وبیان نسخه وابا حته الی فتی شاء " کے واضح الفاظ سے باب قائم کیا ہے ۳۲

امام ترمذی نے " باب ما جاء فی کراہیۃ اکل الاضحیۃفوق ثلاثۃ ایام " میں حضرت ابن عمر ؓ کی حدیث درج کرتے ہوئے فرمایا ہے

"حدیث ابن عمر رضی الله عنه حدیث حسن صحیح وانماکان النهی من النبی ﷺ متقد ماثم رخص بعد ذلک" ۳۳

امام صاحب نے اس کے بعد " باب ما جاء فی الرخصۃ فی اکلها بعد ثلاث " قائم کر کے دو احادیث اس میں نقل کی ہیں اور اپنی رائے بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ

"قال ابو عیسی حدیث بریدةحدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عنداهل العلم من اصحاب النبی ﷺ وغیرہم" ۳۴

امام شافعی فرماتے ہیں:

"ویحتمل ان یکون النهی عن امساک لحوم الاضاحی بعد ثلاث منسوخا فی کل حال" ۳۵

امام طحاوی اس کے نسخ پر دلائل دیتے ہوئے اور امام ابو حنیفہ اور صاحبین کا موقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

" فذلک دلیل علی ان لا باس بادخار لحوم الاضاحی وکلها بعد الثلث وان کان ذلک من رسول االله ﷺ علی التحریم فقد کان منہ بعد ذلک ما قد نسخ ذلک واجب التحلیل فثبت بما ذکرنا ابا حقہ ادخار لحوم الاضاحی واکلها فی الثلثۃ وبعدها وهو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد"۳۶

امام ابن قدامہ المغنی میں لکھتے ہیں:

"ویجوز ادخار لحوم الاضاحی فوق ثلاث فی قول عامۃ اہل العلم ولم یجزہ علی ولاء بن عمرؓلان النبی ﷺ،نهی عن ادخار لحوم الاضاحی فوق ثلاث ، ولنا ان النبیﷺقال \" کنت نهیتکم عن ادخار لحوم الاضاحی فوق ثلاث فاسکوا مابداکم \" رواہ مسلم زوت عائشۃؓان النبیﷺ قال \" انما نهیتکم للدافۃ التی دفت فکلوا وتزودواوتصدقوا وادخروا \" وقال احد فیہ اسانید صحاح اما علی وابن عمر فلم یبلغهما ترخیص رسول اللہﷺوقد کانوا سمعوا النهی ضرووا علی ما سمعوا"۳۷

امام نووی جمہور علماء کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"انہ من نسخ السنۃ بالسنۃ ،قال : والصحیح نسخ النهی مطلقا وانہ لم یبق تحریم ولا کراهۃ ،فیباح الیوم الادخاد فوق ثلاث والاکل الی متی شاد"۳۸

امام ابن عبد البر تو اس مسئلہ میں تمام اہل علم کا اجماع بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ویحتمل ان یکون النهی عن امساک لحوم الخحایا بعد ثلاث منسوخا فی کل حال فیمسک الانسان من ضحیتیہ ما شاء ویتقدق بما شاء" ۴۱

امام ابن شاہین ۴۲، ابن جوزی ۴۳، ابن عربی مالکی ۴۴، الجعبری ۴۵ نے ان روایات کو منسوخ قرار دیا ہے

درج بالا تمام روایات رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صراحت اور ان کا عمل اس

بات پر قوی و قطعی دلالت کرتا ہے کہ قربانیوں کے جانوروں کا تین دن تک گوشت کھانے اور ذخیرہ کرنے کا حکم منسوخ ہے اور تین دن سے زائد کھانے اور ذخیرہ کرنے کی روایات ان کی ناسخ ہیں اور قرآن مجید کی آیت کریمہ {فکلوا منھا و اطعموا البائس الفقیر }[٤٦] بھی بغیر تقیید کے وضاحت کر رہی ہے کہ قربانی کا گوشت جتنے دن چاہو کھایا اور ذخیرہ کیا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات وحواشی

[١] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الاضاحی، باب مایؤکل من لحوم الاضاحی ومایتزود منھا، ح:5574، ص:479، دار السلام، ریاض، طبع ثالث، 2000ء؛ مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب بیان ماکان من النھی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث 133، ح:5100 -02، ص:1029، دار السلام، ریاض، طبع ثالث، 2000ء؛ ترمذی، جامع ترمذی، ابواب الاضاحی، باب ماجاء فی کراھیہ اکل الأضحیۃ فوق ثلاثۃ ایام، ح:1509، ص:1806، دار السلام، ریاض، طبع ثالث، 2000ء؛ نسائی، سنن نسائی، کتاب الضحایا، باب النھی عن الأکل من لحوم الاضاحی بعد ثلاث وعن امساکھا، ح:4428، ص:2376، دار السلام، ریاض، طبع ثالث، 2000ء؛ حازمی، محمد بن موسی، ھمذانی، ابوبکر، کتاب الاعتبار، کتاب الاضاحی والذبائح، باب النھی من اکل الاضحیۃ بعد ثلاث، ص:154، دائرۃ المعارف العثمانی، حیدر آباد دکن، طبع ثانی، 1369ھ

[٢] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الاضاحی، باب مایؤکل من لحوم الاضاحی ومایتزود منھا، ح:5573، ص:479؛ مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب بیان ماکان من النھی عن اکل لحوم الاضاحی 133، ح:1509، ص:1029؛ نسائی، سنن نسائی، کتاب الضحایا، باب النھی عن الاکل من لحوم الاضاحی بعد ثلاث وعن امساکھا، ح:4429-4430، ص:2376؛ حازمی، کتاب الاعتبار، کتاب الاضاحی والذبائح، باب النھی من اکل الاضحیۃ بعد ثلاث، ص:154

[٣] حازمی، کتاب الاعتبار، کتاب الاضاحی والذبائح، باب النھی من اکل الاضحیۃ بعد ثلاث، ص:154

[٤] مالک بن انس، الموطا، کتاب الضحایا، باب ادخار لحوم الضحایا، ح:1054، ص:297؛ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الاضاحی، باب مایؤکل من لحوم الاضاحی، ح:5567، ص:478 مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب ما کان عن النھی عن اکل لحوم الاضاحی، ح:5104-5107؛ ص:1029: ایضا، ح؛5107، ص:1030؛ نسائی، سنن نسائی، کتاب الضحایا، باب الاذن فی ذلک، ح:4431، ص:2376؛ طحاوی، شرح معانی الآثار، کتاب الصید والذبائح والاضاحی، باب اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاثۃ ایام، ج:2، ص:281؛ دف: دال مفتوحہ اور \"ف\" کی تشدید کے ساتھ ہے النھایۃ میں لکھا ہے \"اتو او الدفۃ القوم یسیرون جامعۃ سیر الیس

بشدید"\ ابن اثیر، النھایۃ فی غریب الحدیث، ج:3، ص:124، عیسی الحلبی، قاہرہ، س ن؛ خطابی، معالم السنن، ج:3، ص:241؛ ادخر: اصل میں "اذ تخروا" تھا" ذ"کو" د" میں بدلنے سے "ادخروا" ہو گیا (دیکھئے: زبیری، محمد مرتضی، تاج العروس، شرح القاموس، مادہ "ذخر"، ج: 3، ص: 222، دار مکتبۃ الحیا، بیروت، طبع اول، 1306ھ) "ادتخرو" باب افتعال سے ہے "ذ" "فا" کلمہ میں آنے کی بنا پر "د" سے بدل گی" تائے "افتعال بھی "د" سے بدل گئی اور "د" کو "ادغام" کر دیا۔

۵۔ مالک بن انس، الموطا، کتاب الضحایا، باب ادخار لحوم الضحایا، ح:1055، ص:297؛ مسلم، الصحیح، کتاب الاضاحی، باب ماکان عن النھی عن اکل لحوم الاضاحی، ح:5103، ص:1029؛ ابوداؤد، سنن، کتاب الاضحایا، باب حسن لحوم الاضاحی، ح:2812، ص:1433؛ نسائی، سنن، کتاب الضحایا، باب الادخار من الاضحاحی، ح: 4436، ص:2376

۶۔ مالک بن انس، الموطا، کتاب الضحایا، باب ادخار لحوم، ح:1056، ص:297؛ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الاضاحی، باب مایؤکل من لحوم الاضاحی، ح:5568، ص:478؛ نسائی، سنن نسائی، کتاب الضحایا، باب الادخار من الاضاحی، ح: 4432-4433، ص:2376؛ طحاوی، شرح معانی الآثار، کتاب الصید والذبائح والاضاحی، باب اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاثۃ ایام، ج:2؛ ص:281؛

۷۔ قرطبی، محمد بن احمد، ابوعبداللہ، الجامع لاحکام القرآن، ج:12، ص:47، دار احیاء التراث العربی، بیروت، طبع ثانی

۸۔ ابن حزم، علی بن احمد، المحلی، ج:7، ص:384، محققۃ، احمد شاکر، دار الآفاق الجدیدۃ، بیروت، س ن

۹۔ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الاضاحی، باب مایؤکل من لحوم الاضاحی ومایتزود منھا، ح:5567، ص:478؛ مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب بیان ماکان من النھی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث133، ح:5104-07، ص:1029؛ نسائی، سنن نسائی، کتاب الضحایا، باب النھی عن الاکل من لحوم الاضاحی بعد ثلاث وعن امساکھا، ح:4431؛ ص:2376؛

۱۰۔ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الاضاحی، باب مایوکل من لحوم الاضاحی ومایتزود منھا، ح:5568، ص:478؛ نسائی، السنن، کتاب الضحایا، باب النھی عن الاکل من لحوم الاضاحی بعد ثلاث وعن امساکھا، ح:4432-4433، ص:2376؛

۱۱۔ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الاضاحی، باب مایؤکل من لحوم الاضاحی ومایتزودمھا، ح:5569، ص:478؛ مسلم، الصحیح، کتاب الاضاحی، باب بیان ماکان من النھی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث133،

ح:5109، ص:1030

(یہ حدیث صحیح بخاری کی ان روایات میں سے ہے جو ثلاثیات صحیح بخاری ہے نواب صدیق حسن خاں کی تحقیق کے مطابق یہ حدیث ثلاثیات بخاری کی تیرہویں حدیث ہے۔(دیکھئے: بھوپالی، نواب صدیق حسن خاں، عون الباری لحل ادلۃ البخاری، ج:5، ص:192، دار الرشید حلب، سوریا، س ن)

۱۲۔ مسلم ، کتاب الاضاحی ، باب بیان ماکان من النھی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث133، ح:5103، ص:1029؛ ابوداؤد ، السنن، کتاب الضحایا، باب حبس لحوم الاضاحی، ح:2812، ص:1433؛ نسائی، السنن، کتاب الضحایا، باب الادخار من الاضاحی، ج:4436، ص:2376؛ مسلم ، کتاب الاضاحی ، باب بیان ماکان من النھی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث 133 ، ح:5108، ص:1030

۱۳۔ حشماً: کا معنی اہل و عیال قریبی رشتے دار اور خادموں سب کو شامل ہے اور "حشم کا الفاظ میں نہ تو واحد ہے اور نہ ہی جمع ہے۔(دیکھئے: المصباح المنیر ، ص:۱۱۶) امام نووی لکھتے ہیں:"سموا بذلک لانهم یعضبون له لان الحشمة الغضب وتطلق علی الاستحیاء فیقال؛ فلان لا یهتشم ای لا یستحیی" (نووی، المنهاج، شرح مسلم ، ج:۱۳، ص:۱۳۳)

۱۴۔ اس روایت میں عبد اللہ بن عطاء بن ابراھیم کے بارے میں امام یحیی ان معین نے "لیس بشیٔ" کے الفاظ لکھے ہیں۔ (دیکھئے ، ذھبی ، میزان الاعتدال، ج:۲، ص:۴۶۲، محقق: محمد علی البجاوی، طبع عیسیٰ الحلبی، قاھرہ، ابن حجر عسقلانی، لسان المیزان ، ج:۳، ص:۳۸۹، مؤسسۃ المجلس الاعلیٰ للمطبوعات، بیروت ۔)عبد اللہ اپنے والد عطاء بن ابراہیم سے روایت کرتا ہے اور اسکے والد عطاء کے حوالے سے امام بخاری اور ابو حاتم نے سکوت اختیار کیا ہے (دیکھئے، بخاری ، التاریخ الکبیر ، ج:۶، ص:۴۶۵، المکتبۃ الاسلامیۃ، ترکی۔ ابن ابی حاتم ، الجرح والتعدیل، ج:۶، ص:۳۳۰، ابن حبان، الثقات ج:۵، ص:۲۰۵،)عبد اللہ بن عطاء اپنی والدہ سے بھی روایت کرتا ہے اسکی والدہ ام عطاء کا تذکرہ نہیں ملتا ہے بلکہ اسکی نانی ام عطاء کا تذکرہ ملتا ہے اور امام عبد اللہ اور ابن حجر عسقلانی نے اس کو "اَثبت" کہا ہے) (ملاحظہ ہو: ابن عبد اللہ، الاستیعاب ، ج:۴، ص:۴۵۷، ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی تمییز الصحابہ، ج:۴، ص:۴۵۵) یہ روایت عبد اللہ بن عطاء کی وجہ سے معلول ہے کیونکہ عبد اللہ پر جرح ہے باقی رواۃ ثقاۃ ہیں ،سند کے ضعف کی بناء پر یہ روایت ضعیف ہے جیسا کہ مسند احمد کے محققین نے کہا ہے (دیکھئے: احمد بن حنبل، المسند ، ج:۳، ص:۳۸)

۱۵۔ بخاری، کتاب الاضاحی، باب مایؤکل من لحوم الاضاحی ومایتزود منها، ح:5570، ص:579

١٦۔ مسلم، کتاب الاضاحی، باب بیان ماکان من النھی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث133، ح:5114، ص:1031؛ ترمذی، ابواب الاضاحی، باب ماجاء فی الرخصۃ فی اکلھا بعد ثلاث، ح:1510، ص:1806؛ نسائی، سنن نسائی، کتاب الضحایا، باب الاذن فی ذلک، ح:4434، ص:2376

١٧۔ ابو داؤد، سنن ابی داؤد، کتاب الاضحایا، باب حسن لحوم الاضاحی، ح:2813، ص:1433؛نسائی، ح:4435، ص:2376

١٨۔ ترمذی، جامع ترمذی، ابواب الاضاحی، باب ماجاء فی الرخصۃ فی اکلھا بعد ثلاث، ح: 1511، ص:1806

١٩۔ نسائی، کتاب الضحایا، باب الادخار من الاضاحی، ح:4437، ص:2376

٢٠۔ طحاوی، شرح معانی الآثار، کتاب العید والذبائح والاضاحی، باب اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاثۃ ایام، ج:2، ص:280-281

٢١۔ نسائی، کتاب الضحایا، باب الادخار من الاضاحی، ح:4437، ص:2376

٢٢۔ عینی، بدر الدین، عمدۃ القاری، ج:21، ص:162

٢٣۔ ایضاً

٢٤۔ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، کتاب الاضاحی، باب مایؤکل من لحوم لاضاحی 133، ح: 5574، ج:10، ص:37

٢٥۔ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، ح:5573، ج:10، ص:35؛ شافعی، محمد بن ادریس

٢٦۔ فتح الباری، ج:10، ص:36-35؛ عمدۃ القاری، ج:21، ص:161

٢٧۔ مسند احمد، ج:1، ص:145؛ فتح الباری، ج:10، ص:36

٢٨۔ عثمانی، ظفر احمد، اعلاء السنن، کتاب الاضاحی، باب ادخار لحوم الاضاحی فوق ثلاثۃ ایام، ح:17، ص:274

٢٩۔ مسند احمد، ج:1، ص:145

٣٠۔ طحاوی، شرح معانی الآثار، کتاب العید والذبائح والاضاحی، باب اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاثۃ ایام، ج:2، ص:282

٣١۔ طحاوی، شرح معانی الآثار، ج:2، ص:282

٣٢۔ مسلم، کتاب الاضاحی، ص:1029

۳۳۔ ترمذی، الجامع، ابواب الاضاحی، باب ماجاء فی کراھیہ اکل الأضحیۃ فوق ثلاثۃ ایام، ح:1509، ص:1806
۳۴۔ ترمذی ،ابواب الاضاحی ،باب ماجاء فی الرخصۃ فی اکلھا بعد ثلاث، ح : 1510 ، ص : 1806
۳۵۔ شافعی، کتاب الرسالۃ بحوالہ فتح الباری، ج:10، ص:36
۳۶۔ طحاوی، شرح معانی الآثار، ج:2، ص:283
۳۷۔ ابن قدامہ، المغنی، ج:11، ص:110، دار الکتب العربی، بیروت، لبنان1392ھ /1972ء
۳۸۔ فتح الباری، ج:10، ص:36
۳۹۔ ابن عبد البر، التمھید، ج:10، ص:292
۴۰۔ ابن عبد البر، فتح المالک بتبویب، التمھید علی موطا امام مالک، محقق: مصطفیٰ صمیرۃ، ج:7، ص:26، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، طبع اول، 418ھ /1998ء
۴۱۔ حازمی، کتاب الاعتبار، ص:156
۴۲۔ امام ابن شاھین ان روایات کو منسوخ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں ” والنھی فی الحدیث من ادخار الاضاحی ، صحیح ، والحدیث فی الاباحۃ صحیح ، وھذا ھو الناسخ لاول، واللہ اعلم “(ابن شاہین، ناسخ الحدیث ومنسوخہ، ص:413،)
۴۳۔ ابن جوزی، الاعلام، ص:363
۴۴۔ ابن عربی مالکی، ابو بکر، محمد بن عبد اللہ، عارضۃ الاحوذی بشرح صحیح الترمذی، ج:5، ص؛245، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، طبع اول، 1418ھ /1998ء
۴۵۔ الجعبری، برھان ابراھیم بن عمر، ابو اسحٰق، رسوخ الاحبار فی منسوخ الاخبار، ص:389
۴۶۔ القرآن، سورۃ الحج(22)، 28